

تَلْسِیْلُ الْبَارِئِ

تَرْجَمَهُ وَتَشْرِیْحُ

صَحِیحُ جَاوِی

مُطَوَّلُ حَیْلِ الْقَامِ



نَهْمَانِ کُتُبِ قَامِ

حَقِّقْ سَتَرْ سِتْ  
أَرُوْهُ لِمَنْ أَرَادَ



تفسیر النبیاری

رحمہ و تشریح

صحیح بخاری

از حضرت علامہ فحید الزمان رحمہ اللہ علیہ

اُردو زبان میں مسیح بخاری کی یہ سب بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیر یا محاورہ ترجمہ میں مطالعہ کتاب کے اہل علم نے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب غریب نہیں ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح میں معتبر شرعی شائع الباری، کرائی، یعنی اودھانی وغیرہ ترجمہ کے کسی گئی ہے اور اہل مجتہدین ہی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

بشر ضعیف احسنک الشیر

منے کا پتہ

نغماتی کلمہ سنانہ

حق شریط / اردو بانار / لاہور / پاکستان



فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ أَنَا وَيَقُولُ الرَّجُلُ  
تَضِلُّ نَاقَتُ مَا بَيْنَ نَاقَتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ  
هَذِهِ آيَةٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا  
عَنْ أَشْيَاءَ عَرَفْتُمْ تَسْأَلُونَ عَنْهَا عَنْكُمْ  
فَكَمْ مِنْ أَكَايِبٍ لَكُمْ

بَابُ قَوْلِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَ  
كَسَائِبَةٍ وَكَوَصِيلَةٍ وَكَاحَامٍ إِذْ قَالَ  
اللَّهُ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ وَإِذْ هَمَّا ضِلَّةٌ  
أَلْمَأِذِينَ أَصْلُهُمَا مَفْعُولٌ كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ  
وَتَطْلِيْقَةٍ بَائِنَةٍ وَالْمَعْنَى مِيدَانًا صَالِحِيهَا  
مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَا كَرَفِي يُبِيدُنِي وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِيكَ مُبِيدَتَكَ

۶۰۶، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَلْبَحِيرَةُ  
الَّتِي مَيْتَعٌ دَرَّهَا لَطَوَاعِيَّتِ نَلَا يَجْلِبُهَا أَحَدٌ  
مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَالْوَأَسِيِّوْهَا لَا يَهْتَمُّ  
كَ يَحْمِلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَ عَنِّي يَحْدِثُ ضَبَّةً فِي النَّارِ كَانَ  
أَوَّلُ مَسِيْبِ السَّوَابِ وَالْوَصِيْلَةُ النَّاقَةُ  
الْبَكْرُ يُبَكِّرُنِي أَوَّلَ نَسَاجِرِ الْإِبِلِ ثُمَّ تَشْتِي بَعْدُ

کوئی پوچھتا میرا باپ کون تھا؟ کوئی کہتا میری اوٹنی کم ہوگی  
ہے، بتلاتے وہ کہاں ہے؟ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
اُتاری، یا ایہا الذین امنوا لا تسألوا عن اشیاء  
ان تبذلکم تسؤلکم عن اشیاء لم یزلت علیکم  
ان تبذلکم تسؤلکم عن اشیاء لم یزلت علیکم

باب ما جعل الله من بحيرة ولا سائمة ولا وصيلة  
ولاحاقم کی تفسیر داؤد قال اللہ یغنی بن ہریم میں قال (جو ماضی  
کا صیغہ ہے) یقول (مستقبل) کے معنوں میں ہے اور ازراہ مذہب ہے  
ماضی اصل میں مفعول کے معنوں میں ہے (کو صیغہ فاعل کا ہے) جیسے (رضیۃ)  
عیشۃ راضیۃ میں ہر صیغہ کے معنوں میں ہے اور تطلیقۃ بائینۃ میں  
تو ماضی کا ماضی (ہمیشہ) یعنی خیر اور بھلائی جو کسی کو دی گئی اُسی سے  
مادنی عیشہ فی ابن عباس نے کہا متوفیک کا معنی میں تجھ کو مار ڈالنے والا ہے

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم ابراہیم بن سعد نے  
انہوں نے صالح بن کيسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے  
سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا بحیرہ وہ دوسیل جانور ہے جس کا  
دودھ بتوں کے نام پر روک لیا جائے یعنی کوئی اس کا دودھ نہ  
دوے اور سائِبہ وہ جانور جس کو بتوں کے نام پر پھوڑ دیتے  
اُس پر کوئی بوجھ نہ لادتا نہ سواری کرتا یعنی سائِبہ سعید نے کہا  
ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے  
عمر بن خطابؓ کو دیکھا وہ دو رخ میں اپنی آنسو بیاں کھینچتا  
پھرتا ہے سائِبہ کی رسم اُسی نے ہے پہلے نکالی تھی سعید نے کہا وصیلہ  
وہ بن بیای اوٹنی ہے جو پہلے پہل اوٹنی جے، پھر وہ بہری بار بھی

۱۷۰۰ ہائے تفسیر صحیح نہیں ہے کیونکہ ہائے تفسیر تو اپنے اصلی معنوں میں ہے یعنی اسم فاعل کے تطبیق ہائے تفسیر سے جدا کرنے والا طلاق مراد ہے ۱۷۰۰ ہائے تفسیر  
یعنی احواف یاقی ہے جیسے باعہ یبیدہ ۱۷۰۰ ہائے تفسیر اللہ تعالیٰ ۱۷۰۰ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، یہ لفظ اگرچہ سؤدہ آل عمران میں ہے، مگر ان سؤدہ  
میں توقیتنی آیا ہے دونوں کا وہ ایک ہے، اس لیے اُس کی تفسیر یہاں بیان کر دی ۱۷۰۰ ہائے تفسیر اللہ تعالیٰ ۱۷۰۰



بِأَنَّهُ دَكَأَ أَيْ سَيَّبُوهُ لَطَوًا غَيْثُهُمْ  
وَصَلَتْ أَحَدًا هُمَا بِالْآخِرَى أَيْ بَيْنَهُمَا  
ذَكَرُوا الْحَاكِمَ قَسَمَ إِبْرَاهِيلُ بِصُرْبِهِ الضَّرْبِ  
الْمُعْدَى دَفَرًا إِذَا قَضَى ضَرْبًا وَدَعْوُهُ  
الظُّرْ وَغَيْثٌ وَاعْفُوهُ مِنَ التَّحْلِ فَكُلُّهُمُ  
عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمُوهُ الْحَاكِمَ وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ  
أَشْبَهْنَا شُعَيْبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ  
سَعِيدًا قَالَ مُجْبَرُهُ هَذَا قَالَ أَبُو  
هَرِيرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَحْوَهُ وَرَوَاهُ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ شَرَبَابٍ  
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ هَرِيرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۷۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ الْكُرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ بَرَاءٍ هَمِيمٌ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَدَّيْكُمْ يَحْطِمُ بَعْضُهُمَا  
بَعْضًا وَلَا يَتَّعِزُّوا بِحِجْرٍ نَصَبٍ وَهُوَ أَوَّلُ  
مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ

بَابُ تَوَلَّيْتُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا إِذَا دُمْتُ  
فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَلَّيْتُ كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ  
وَإِنْ تَوَلَّيْتُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

۲۰۷۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
أَخْبَرَنَا الْمُعْبَرَةُ بْنُ ثَعْلَبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ

أَوْثَنِي جَنَّةً رَأَوْنِي نَجْنِي، أَيْ وَثَنِي كَوَدِهِ أَپَنے بتوں کے نام  
پر چھوڑ دینے تھے، جب وہ برابر دو مادہ جنتی تر نہ جنتی۔ اور ستام  
وہ نراوٹا ہے جو مادہ پر شمار سے کئی جتیں کرتا (اُس کے نطفے کے  
بچے پیدا ہو جاتے) جب وہ آتی جتیں کر چکا تو بتوں کے نام پر اُس کو  
اختصت کر دیتے اور بوجھ لادنے سے معاف کر دیتے، اب اُس پر  
بوجھ نہ لادتے (نہ سواری کرتے) اُس کا نام حام رکھتے تھے اور ابو  
ایمان (عکرم بن نافع) نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انہوں نے  
زہری سے کہا میں نے سہیل بن مسیب سے یہی حدیث سنی جو ابو ہریرہ سے  
سعد نے کہا ابو ہریرہ نے یہ کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا (ابو عمرو بن عامر خزاعی کا قتلہ) جو ابو ہریرہ، اور زید بن عبد  
بن ہادی نے بھی اس حدیث کو ابن شہاب سے روایت کیا، انہوں نے  
سعد بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
مجھ سے محمد بن ابی یعقوب ابو عبد اللہ کرمانی نے بیان کیا

کہا ہم سے حسان بن ابراہیم نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے  
زہری سے انہوں نے عروہ سے کہ حضرت عائشہ نے کہا،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دوزخ کو دیکھا  
وہ اپنے آپ کو چل رہی تھی (اس قدر تیزی تھی) اور میں نے  
عمرو بن عامر کو (وہاں) اپنی آنکھیں کھینچنے دیکھا اُسی نے پہلے پہل  
ساند چھوڑنے کی رسم نکالی۔

بَابُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا إِذَا دُمْتُ  
فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَلَّيْتُ كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ - كِتَابُ التَّفْسِيرِ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو  
مغیرہ بن نعمان نے خبر دی، کہا میں نے سعد بن جبیر سے

۲۰۷۲ م کا معنی بجا نوا، یعنی اُس نے دس بچے خاک اپنی پیٹھ کو بچالیا، اکتے فی اُس پر بوجھ نہیں لاد سکتا ۱۷ منہ ۱۷ اس کو ابن عمرو نے وصل کیا نہ



بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
 إِنَّكُمْ تَحْشُرُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرَاةً  
 ثُمَّ قَالَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ وَعَدًّا  
 عَلَيْنَا أَنَا لَنَأْتِيَنَّاهُ وَلَيُنْزِلُنَا إِلَى خِرَابٍ لَاحِقٍ  
 قَالَ أَلَا وَانْ أَوَّلَ الْخَلْقِ يَكْسِي يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ بَرَاهِمَ أَكَاوِثَ يُجَاوِرُ جِبَالٍ مِنْ  
 أُمْتِي نَبِيٌّ خَذِيهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ  
 يَا رَبِّ أَصْبَحَ لِي ذَنْبٌ قَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا  
 أَحَدٌ قَوَّابَعْدَ لَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ  
 الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا أَمَّا دُمْتُ فِيهِمْ  
 فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ كُنْتُ نَتِ الْقَرِيبِ عَلَيْهِمْ  
 فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمِنْ أَوَّامِرَ رَبِّ عَلَى  
 أَغْفَارِهِمْ مِنْدُ فَارِقَهُمْ  
 بَابُ قَوْلِهِ تَعَذَّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ  
 إِنَّ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الْحَكِيمُ  
 ۶-۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
 حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ لُثَعْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ  
 بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تَحْشُرُونَ وَإِنْ نَاسًا  
 يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ  
 الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا أَمَّا  
 دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

سنا، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا فرمایا لوگو! تم اللہ کے سامنے ننگے  
 پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کیے جاؤ گے، پھر آپ نے یہ آیت  
 پڑھی، کما بدأنا اول خلق نعيدہ وعدا علينا انا كنا  
 فاعلین پھر فرمایا سن لو! قیامت کے دن ساری مخلقت  
 میں پہلے ابراہیمؑ پیغمبرؐ کو کھڑے پہنائے جائیں گے اور میری آیت  
 کے کچھ لوگ حاضر کیے جائیں گے، انکو بائیں (دورخ کی) طرف  
 لے چلیں گے، میں عرض کروں گا پروردگار! یہ تو میرے ساتھی  
 والے ہیں، جواب ملیگا تم نہیں جانتے تمہارے بعد جو انہوں نے  
 نئی نئی باتیں (بدعتیں) نکالیں، اُسوقت میں وہی کہوں گا جو اللہ کے  
 نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا، میں جب تک ان لوگوں میں رہا  
 اُن کا حال دیکھتا رہا جب نے مجھ کو (دنیا سے) اٹھالیا اُس کے  
 بعد تجھی کو انکی خبر ہے، جواب ملے گا جبکہ تم اُن سے جدا ہوئے  
 اُسی وقت سے برابر یہ لوگ ایڑیوں کے بل (اسلام سے پھر رہے)  
 بَابُ ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر  
 لهم فانتك انت العزيز الحكيم کی تفسیر۔  
 ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے  
 کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے انہوں  
 نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 آپ نے فرمایا (قیامت کے دن) تمہارا شتر ہوگا اور کچھ لوگوں کو  
 بائیں جانب دورخ کی طرف لے جائیں گے یہ میں اُسوقت وہی  
 کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا وکنت  
 عليهم شهيدا اما دمت فيهم اخيرا انت العزيز الحكيم تک۔

۱۷ قطلانی نے کہا وہ اکھر گو اور لوگ ہیں جو دنیا کی رغبت سے مسلمان ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام  
 سے پھر گئے تھے ۱۷ منہ ۱۷ منہ جن کو میں دنیا میں مسلمان سمجھتا تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۛ